دوسرے شہر میں موجود سامان پر قبضہ کس طرح ہوسکتا ہے؟

ریفرینس نمبر:IEC-0070 تاریخ:25-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے ایک شخص سے فون کال پر دال کی بوریاں خریدیں اور اسے بینک کے ذریعے پیمنٹ کردی۔ جس پر بائع(Seller) نے مجھے کہا کہ گودام(Warehouse) میں آپ کی دال الگ سے رکھی ہوئی ہے، جب آپ کا دل چاہے گاڑی لگا کر اٹھا لیجیے گا۔ کیا بائع کے اس انداز سے تخلیہ کر دینے سے میرا قبضہ ہو گیا یا مجھے اس پر الگ سے قبضہ کرنا ہوگا؟ جبکہ میں نے خود یا اپنے نمائندے کے ذریعے اس پر قبضہ نہیں کیا۔ کیا میں اسی کنڈیشن میں اس دال کو آگے بیچ سکتا ہوں؟ سائل:فیاض میمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

منقولی(Movable) چیز خرید کر قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ پوچھی گئی صورت میں صرف یہ کہہ دینے سے کہ "گودام میں آپ کی دال الگ سے رکھی ہوئی ہے، جب آپ کا دل چاہے گاڑی لگا کر اٹھا لیجیے گا" نہ حقیقتاً قبضہ ہوا نہ حکماً۔

تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ کسی بھی چیز کو خرید کر آگے بیچنے سے پہلے حقیقتاً یا حکماً قبضہ ضروری ہے۔ حقیقتاً قبضہ یہ ہے کہ باقاعدہ فزیکلی(Physically) اس چیز پر قبضہ کرلے اور حکماً قبضہ یہ ہے کہ بائع(Seller)، مبیع(Sold Item) اور مشتری(Buyer) کے درمیان اس طرح تخلیہ کردے کہ(1) اگر مشتری قبضہ کرنا چاہے تو کرسکے، قبضہ سے کوئی چیز مانع(Preventing) نہ ہو، (2) مبیع اور مشتری کے درمیان کوئی چیز حائل(Obstacle) بھی نہ ہو اور(3) مشتری مبیع سے اس قدر قریب ہو کہ ہاتھ بڑھائے تو اس چیز تک پہنچ جائے، اٹھ کر اس کے پاس جانے کی حاجت نہ ہو۔ عرفاً بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جہاں خریدار چیز کے پاس موجود ہو اور چیز اتنی دور ہو کہ ہاتھ بڑھانے سے ہاتھ نہ پہنچے لیکن چیز نظر کے سامنے ہو اور قبضہ کرنے اور چیز لے جانے پر قدرت ہو تو بھی قبضہ حکمی ثابت ہوگا۔

پوچھی گئی صورت میں فقط فون پر یہ کہنا کہ "گودام میں آپ کی دال الگ سے رکھی ہوئی ہے، جب آپ کا دل

چاہے گاڑی لگا کر اٹھا لیجیے گا" قبضے کے لئے کافی نہیں ہے، ان الفاظ سے آپ کا مبیع پر نہ حقیقۃً قبضہ ہوا نہ ہی حکماً قبضہ ہوا لہٰذا آپ اگر اس دال کو بیچنا چاہتے ہیں تو اس دال پر خود قبضہ کریں یا اپنے وکیل کے ذریعے سے قبضہ کروائیں، بغیر قبضہ کیے آگے بیچنا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر بیچیں گے تو بیع فاسد ہو گی اور فریقین پر سودے کو فسخ کرنا واجب ہو گا۔

قبضہ کرنے سے متعلق فتاوی قاضی خان اور فتاوی عالمگیری میں ہے:"ولو اشترى ثوبا وأمره البائع بقبضه فلم يقبضه حتى غصبه إنسان فإن كان حين أمره البائع بالقبض أمكنه أن يمد يده ويقبض من غير قيام صح التسليم وإلا فلا" یعنی: اگر کسی نے کپڑا خریدا اور بائع نے اس کو قبضہ کرنے کا کہہ دیا۔ خریدار ابھی قبضہ نہیں کر پایا تھا کہ کسی نے وہ کپڑا غصب کر لیا تو جس وقت بائع نے مشتری کو قبضہ کرنے کا حکم دیا تھا اگر اس وقت مشتری کے لیے بغیر اٹھے ہاتھ بڑھا کر اس کپڑے پر قبضہ کرنا ممکن تھا تو تسلیم صحیح ہے اور اگر اٹھے بغیر قبضہ کرنے پر قدرت نہ تھی تو تسلیم صحیح نہیں۔

(فتاوی قاضی خان، جلد02، صفحہ145، مطبوعہ بیروت، فتاوی عالمگیری، جلد03، صفحہ17، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح ردالمحتار میں ہے:"لو اشترى ثوبا فامره البائع بقبضه فلم يقبضه حتى اخذه انسان ان كان حين امره بقبضه امكنه من غير قيام صح التسليم وان كان لا يمكنه الا بقيام لا يصح" ترجمہ: اگر کسی نے کپڑا خریدا اور بائع نے اس کو قبضہ کرنے کا کہا، ابھی وہ قبضہ نہیں کر پایا تھا کہ دوسرے شخص نے وہ کپڑا پکڑ لیا، اگر قبضہ کرنے کا کہنے کے وقت مشتری کو اس کپڑے پر قبضہ کرنے کے لئے اٹھے بغیر ہاتھ میں لینے پر قدرت تھی تو تسلیم صحیح ہے اور اگر اٹھے بغیر قبضہ کرنے پر قدرت نہ تھی تو تسلیم صحیح نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع، جلد07، صفحہ96، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی قاضی خان، فتاوی بزازیہ، مجمع الضمانات اور غمز عیون البصائر میں ہے جبکہ فتاوی قاضی خان کے الفاظ یہ ہیں:"قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى التخلية بين المبيع والمشتري تكون قبضاً بشرائط ثلاثة أحدها أن يقول البائع خليت بينك وبين المبيع فاقبضه ويقول المشتري قد قبضت والثاني أن يكون المبيع بحضرة المشتري بحيث يصل إلى أخذه من غير مانع والثالث أن يكون المبيع مفرزاً غير مشغول بحق الغير۔۔۔ واختلف أبو يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى في التخلية في دار البائع قال أبو يوسف رحمه الله تعالى لا يكون تخلية وقال محمد رحمه الله تعالى يكون تخلية" یعنی: امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے فرمایا:"مبیع اور مشتری کے درمیان تخلیہ قبضہ بنتا ہے چند شرائط کے ساتھ۔ ایک یہ ہے کہ بائع یوں کہے میں نے تیرے اور مبیع کے درمیان تخلیہ کیا تو اس پر قبضہ کر لے اور مشتری کہے کہ میں نے قبضہ کیا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مبیع مشتری کے سامنے اس طرح ہو کہ کسی طرح کی رکاوٹ کے بغیر اس کو پکڑ سکے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ مبیع علیحدہ ہو اور کسی کے حق میں مشغول نہ ہو۔۔۔امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہمانے بائع کے گھر میں تخلیہ ہونے کی صورت میں اختلاف کیا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں تخلیہ نہیں ہو گا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تخلیہ ہو جائے گا۔

(فتاوی قاضی خان، جلد02، صفحہ141، مطبوعہ بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں:"بائع نے مبیع اور مشتری کے درمیان تخلیہ کر دیا کہ اگر وہ قبضہ کرنا چاہے کر سکے اور قبضہ سے کوئی چیز مانع نہ ہو اور مبیع و مشتری کے درمیان کوئی شے حائل بھی نہ ہو تو مبیع پر قبضہ ہو گیا اسی طرح مشتری نے اگر ثمن و بائع میں تخلیہ کر دیا تو بائع کو ثمن کی تسلیم کر دی۔"

(بہار شریعت، جلد02، صفحہ641، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

07ربیع الاول1445ھ/25ستمبر2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

Email:appointment@iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ